

(۸۰)

حکمت مومن ہی کی گمشدہ چیز ہے، اسے حاصل کرو، اگرچہ منافق سے لینا پڑے۔

(۸۱)

ہر شخص کی قیمت وہ ہنر ہے جو اس شخص میں ہے۔

سید رضیؒ فرماتے ہیں کہ: یہ ایک ایسا انمول جملہ ہے کہ نہ کوئی حکیمانہ بات اس کے ہم وزن ہو سکتی ہے اور نہ کوئی جملہ اس کا ہم پایہ ہو سکتا ہے۔

(۸۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ، فَخُذِ الْحِكْمَةَ وَ لَوْ مِنْ أَهْلِ النِّفَاقِ.

(۸۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

قِيَمَةُ كُلِّ امْرِئٍ مَا يُحْسِنُهُ. قَالَ الرَّضِيُّ: وَ هِيَ الْكَلِمَةُ الَّتِي لَا تُصَابُ لَهَا قِيَمَةٌ، وَ لَا تُوزَرُ بِهَا حِكْمَةٌ، وَ لَا تُقَرَّبُ إِلَيْهَا كَلِمَةٌ.

انسان کی حقیقی قیمت اس کا جو ہر علم و کمال ہے۔ وہ علم و کمال کی جس بلندی پر فائز ہوگا اسی کے مطابق اس کی قدر و منزلت ہوگی۔ چنانچہ جو ہر شے اس کی شکل و صورت، بلندی و قامت اور ظاہری جاہ و حشمت کو نہیں دیکھتیں، بلکہ انسان کے ہنر کو دیکھتی ہیں اور اسی ہنر کے لحاظ سے اس کی قیمت ٹھہراتی ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ انسان کو اکتساب فضائل و تحصیل علم و دانش میں جدوجہد کرنا چاہیے۔

زانکہ ہر کس را بہ قدر دانش او قیمت است

☆☆☆☆☆

(۸۲)

تمہیں ایسی پانچ باتوں کی ہدایت کی جاتی ہے کہ اگر انہیں حاصل کرنے کیلئے اونٹوں کو ایڑ لگا کر تیز ہٹاؤ تو وہ اسی قابل ہوں گی: تم میں سے کوئی شخص اللہ کے سوا کسی سے آس نہ لگائے اور اس کے گناہ کے علاوہ کسی شے سے خوف نہ کھائے، اور اگر تم میں سے کسی سے کوئی ایسی بات پوچھی جائے کہ جسے وہ نہ جانتا ہو تو یہ کہنے میں نہ شرمائے کہ: ”میں نہیں جانتا“، اور اگر کوئی شخص کسی بات کو نہیں جانتا تو اس کے سیکھنے میں شرمائے نہیں، اور صبر و شکیبائی اختیار کرو کیونکہ صبر کو ایمان سے وہی نسبت ہے جو سر کو بدن سے ہوتی ہے۔ اگر سر نہ ہو تو بدن بیکار ہے، یونہی ایمان کے ساتھ صبر نہ ہو تو ایمان میں کوئی خوبی نہیں۔

(۸۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

أَوْصِيَكُمْ بِخَمْسٍ لَوْ ضَرَبْتُمْ إِلَيْهَا أَبْطَأَ الْإِبِلُ لَكَانَتْ لِدَلِكِ أَهْلًا: لَا يَزُجُونَ أَحَدٌ مِنْكُمْ إِلَّا رَبَّهُ، وَ لَا يَخَافَنَّ إِلَّا ذُنُوبَهُ، وَ لَا يَسْتَحْيِينَ أَحَدٌ مِنْكُمْ إِذَا سئِلَ عَمَّا لَا يَعْلَمُ أَنْ يَقُولَ لَا أَعْلَمُ، وَ لَا يَسْتَحْيِينَ أَحَدٌ إِذَا لَمْ يَعْلَمِ الشَّيْءَ أَنْ يَتَعَلَّمَهُ وَ عَلَيْكُمْ بِالصَّبْرِ، فَإِنَّ الصَّبْرَ مِنَ الْإِيمَانِ كَالرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ، وَ لَا خَيْرَ فِي جَسَدٍ لَا رَأْسَ مَعَهُ، وَ لَا فِي إِيْمَانٍ لَا صَبْرَ مَعَهُ.

ہر کہ را صبر نیست ایمان نیست

(۸۳)

ایک شخص نے آپؐ کی بہت زیادہ تعریف کی، حالانکہ وہ آپؐ سے عقیدت و ارادت نہ رکھتا تھا تو آپؐ نے فرمایا:
جو تمہاری زبان پر ہے میں اس سے کم ہوں اور جو تمہارے دل میں ہے اس سے زیادہ ہوں۔

(۸۴)

تلوار سے بچے کچھے لوگ زیادہ باقی رہتے ہیں اور ان کی نسل زیادہ ہوتی ہے۔

(۸۵)

جس کی زبان پر کبھی یہ جملہ نہ آئے کہ: ”میں نہیں جانتا“ تو وہ چوٹ کھانے کی جگہوں پر چوٹ کھا کر رہتا ہے۔

(۸۶)

بوڑھے کی رائے مجھے جوان کی ہمت سے زیادہ پسند ہے۔
(ایک روایت میں یوں ہے کہ:)
بوڑھے کی رائے مجھے جوان کے خطرہ میں ڈٹے رہنے سے زیادہ پسند ہے۔

(۸۷)

اس شخص پر تعجب ہوتا ہے کہ جو توبہ کی گنجائش کے ہوتے ہوئے مایوس ہو جائے۔

(۸۸)

ابو جعفر محمد ابن علی الباقر علیہ السلام نے روایت کی ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا:

دنیا میں عذاب خدا سے دو چیزیں باعثِ امان تھیں، ایک ان میں سے اٹھ گئی، مگر دوسری تمہارے پاس موجود ہے، لہذا اسے مضبوطی سے

(۸۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لِرَجُلٍ أَفْرَطَ فِي الثَّنَاءِ عَلَيْهِ، وَكَانَ لَهُ مُتَّهِمًا:

أَنَا دُونَ مَا تَقُولُ، وَفَوْقَ مَا فِي نَفْسِكَ.

(۸۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

بِقَيْبَةِ السَّيْفِ أَبْتَى عَدَدًا، وَ أَكْثَرُ وَلَدًا.

(۸۵) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ تَرَكَ قَوْلَ: لَا أَدْرِي، أَصِيبَتْ مَقَاتِلُهُ.

(۸۶) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

رَأَى الشَّيْخَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ جَلْدِ الْغَلَامِ.
وَرُوي:
«مِنْ مَشْهَدِ الْغَلَامِ».

(۸۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

عَجِبْتُ لِمَنْ يَفْتَنُ وَ مَعَهُ الْاِسْتِغْفَارُ.

(۸۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَ حَكَى عَنْهُ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْبَاقِرِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ:

كَانَ فِي الْأَرْضِ أَمَانَانِ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ، وَ قَدْ رَفَعَ أَحَدُهُمَا، فَدُونَكُمْ الْاُخْرَ

تھامے رہو۔ وہ امان جو اٹھالی گئی وہ رسول اللہ ﷺ تھے، اور وہ امان جو باقی ہے وہ توبہ و استغفار ہے، جیسا کہ اللہ سبحانہ نے فرمایا: ”اللہ ان لوگوں پر عذاب نہیں کرے گا جب تک تم ان میں موجود ہو (اور) اللہ ان لوگوں پر عذاب نہیں اتارے گا، جب کہ یہ لوگ توبہ و استغفار کر رہے ہوں گے۔“

سید رضیؒ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ: یہ بہترین استخراج اور عمدہ نکتہ آفرینی ہے۔

(۸۹)

جس نے اپنے اور اللہ کے مابین معاملات کو ٹھیک رکھا تو اللہ اس کے اور لوگوں کے معاملات سلجھائے رکھے گا، اور جس نے اپنی آخرت کو سنوار لیا تو خدا اس کی دنیا بھی سنوار دے گا، اور جو خود اپنے آپ کو وعظ و پند کر لے تو اللہ کی طرف سے اس کی حفاظت ہوتی رہے گی۔

(۹۰)

پورا عالم ودانا وہ ہے جو لوگوں کو رحمت خدا سے مایوس اور اس کی طرف سے حاصل ہونے والی آسائش و راحت سے ناامید نہ کرے اور نہ انہیں اللہ کے عذاب سے بالکل مطمئن کر دے۔

(۹۱)

یہ دل بھی اسی طرح اکتا جاتے ہیں جس طرح بدن اکتا جاتے ہیں، لہذا (جب ایسا ہو تو) ان کیلئے لطیف حکیمانہ نکات تلاش کرو۔

(۹۲)

وہ علم بہت بے قدر و قیمت ہے جو زبان تک رہ جائے، اور وہ علم بہت بلند مرتبہ ہے جو اعضا و جوارح سے نمودار ہو۔

فَتَمَسَّكُوا بِهِ: أَمَّا الْأَمَانُ الَّذِي رُفِعَ فَهُوَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. وَ أَمَّا الْأَمَانُ الْبَاقِي فَالِاسْتِغْفَارُ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَ أَنْتَ فِيهِمْ ۗ وَ مَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ﴾.

قَالَ الرَّضِيُّ: وَ هَذَا مِنْ مَّكَاسِينِ الْإِسْتِخْرَاجِ وَ لَطَائِفِ الْإِسْتِثْبَاطِ.

(۸۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ أَصْلَحَ مَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ اللَّهِ أَصْلَحَ اللَّهُ مَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ النَّاسِ، وَ مَنْ أَصْلَحَ أَمْرَ آخِرَتِهِ أَصْلَحَ اللَّهُ لَهُ أَمْرَ دُنْيَاةً، وَ مَنْ كَانَ لَهُ مِنْ نَفْسِهِ وَاعِظٌ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ.

(۹۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْفَقِيهَ كُلُّ الْفَقِيهَ مَنْ لَمْ يُقْتَبِ النَّاسَ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ، وَ لَمْ يُؤْيِسْهُمْ مِنْ رَوْحِ اللَّهِ، وَ لَمْ يُؤْمِنْهُمْ مِنْ مَكْرِ اللَّهِ.

(۹۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِنَّ هَذِهِ الْقُلُوبَ تَمَلُّ كَمَا تَمَلُّ الْأَبْدَانُ، فَابْتَغُوا لَهَا طَرَائِفَ الْحِكْمِ.

(۹۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

أَوْضَعُ الْعِلْمِ مَا وَقَفَ عَلَى اللِّسَانِ، وَ أَرْفَعُهُ مَا ظَهَرَ فِي الْجَوَارِحِ وَ الْأَرْكَانِ.